ثقافت۔ تہذیب و تمدن

ثقافت اور تہذیب کے بارے میں اخبارات۔ رسائل اور ٹی وی پر لوگوں کے خیالات پڑھے یا سنے جائیں تو معلوم ہوتا ہے کہ اچھے بھلے پڑھے لکھے لوگ بھی نہیں جانتے کہ ثقافت کیا ہوتی ہے اور تہذیب کس بلا کا نام ہے

ثقافت کیا ہوتی ہے ؟

پچھلی دو صدیوں میں لکھی گئی کُتب کی طرف رُخ کیا جائے تو واضح ہو جاتا ہے کہ ثقافت کسی قوم۔ ملت یا قبیلہ کی مجموعی بود و باش سے تعلق رکھتی ہے نہ کہ ایک عادت یا عمل سے۔ نہ کچھ لوگوں کی عادات سے۔ مزید یہ کہ ثقافت میں انسانی اصولوں پر مبنی تعلیم و تربیت کا عمل دخل لازم ہے۔ ثقافت کے متعلق محمد ابراھیم ذوق۔ الطاف حسین حالی۔ علامہ اقبال۔ اکبر الٰہ آبادی اور دیگر نے اپنے خیالات کا اظہار کیا لیکن میں اسے دہرانے کی بجائے صرف لُغت سے استفادہ کروں گا

فیروز اللُغات کے مطابق '' ثقافت '' کے معنی ہیں۔ عقلمند ہونا۔ نیک ہونا۔ تہذیب کا مطلب ہے۔ ترتیب۔ تہذیب۔ پرورش کرنا۔ [Culture] ایک انگریزی سے اُردو ڈکشنری کے مطابق کلچر کاشت کرنا

چند مشہور انگریزی سے انگریزی ڈکشنریوں کے مطابق ثقافت یا کلچر [Culture] کے معنی ہیں

مریم ویبسٹر ڈکشنری

1 ۔ شعوری اور اخلاقی استعداد کا افشا بالخصوص علم کے ذریعہ

2 ۔ شعوری اور جمالیاتی تربیت سے حاصل کردہ بصیرت اور عُمدہ پسندیدگی

3 ۔ پیشہ ورانہ اور فنی استعداد سے ماوراء فنونِ لطیفہ۔ انسانیات اور سائنس کی وسیع ہیئت سے شناسائی

4 ۔ انسانی معلومات کا مرکب مجسمہ۔ اعتقاد اور چال چلن جس کا انحصار سیکھنے کی وسعت اور آنے والی نسلوں کو علم کی منتقلی پر ہو

5 ۔ کسی گروہ کے رسم ورواج۔ باہمی سلوک اور مادی اوصاف

کومپیکٹ آکسفورڈ ڈکشنری

1 ۔ خیالی یا شعوری فَن یا ہنر کے ظہُور جو اجتمائی نشان ہو یا اس کی ایک خالص فکر یا قدر دانی

2 ۔ کسی قوم۔ ملت یا گروہ کی رسوم۔ ادارے اور کامرانی

کیمبرج بین الاقوامی انگریزی کی ڈکشنری

1 ۔ کسی قوم۔ ملت یا گروہ کے کسی خاص دور میں بود و باش کا طریقہ بالخصوص عمومی عادات۔ رسوم۔ روایات اور عقائد

2 ۔ اگر صرف فَنون سے متعلق ہو تو موسیقی۔ ہنر۔ ادبی علوم یا تمثیل گھر

اینکارٹا ورلڈ انگلش ڈکشنری

کسی قوم یا گروہ کی / کے مشترکہ

1 ۔ مجموعی طور پر فن یا ہنر جس میں فنونِ لطیفہ۔ موسیقی۔ ادب۔ ذہنی چُستی شامل ہوں

2 ۔ آگہی۔ آمیزش اور بصیرت جو تعلیم کے ذریعہ حاصل ہو

3 ۔ رائے۔ وصف۔ رسم ورواج۔ عادات۔ باہمی طور طریقے

4 ۔ شعور یا ہنر مندی یا فنی مہارت کی نشوونما

چنانچہ ثقافت صرف عادات ورسوم کا ہی نہیں بلکہ صحتمند عادات ورسوم کے مجموعہ کا نام ہے جن کی بنیاد تربیت پر ہو۔ ہر چند کہ کسی گروہ یاقبیلہ کے لوگ کچھ قباحتیں بھی رکھتے ہوں لیکن ان بُری عادات کو ان کی ثقافت کا حصہ نہیں سمجھا جائے گا

ہندوؤں کیلئے بھی یہ نہیں کہا جاسکتا کہ اُن کی ثقافت ناچ گانا ہے کیونکہ ناچ گانا ان میں بھی صرف چند فیصد لوگ ہی کرتے ہیں۔ ہاں شائستہ (classical) موسیقی یعنی بھجن ان کی پوجاپاٹ کا حصہ ہے اور یہ وہ ناچ گانا نہیں ہے جو کہ مووی فلموں میں دکھایا جاتا ہے

مسلمان کیلئے دین اول ہے اسلئے مسلمانوں کی ثقافت میں دین کا لحاظ لازمی ہے لیکن میرے کچھ ہموطن مسلمان ہوتے ہوئے اپنی ثقافت کو ناچ۔ گانا۔ تمثیل۔ مصوّری۔ بُت تراشی وغیرہ ہی سمجھتے ہیں اور ثبوت کے طور پر ہندوانہ رسم ورواج کا حوالہ دیتے ہیں یا پھر اس دور کی مثال دیتے ہیں جب اسلام کا ظہور نہیں ہوا تھا

عام طور پر جو لوگ ثقافت پر زور دیتے ہیں اُن میں سے کچھ کے خیال میں شاید ثقافت ساکت و جامد چیز ہے اور وہ اسے موہنجوڈارو کے زمانہ میں پہنچادیتے ہیں۔ جبکہ کچھ لوگ ثقافت کو ہر دم متغیّر قرار دیتے ہیں۔ یہ دونوں گروہ اپنے آپ کو جدت پسند ظاہر کرتے ہیں۔ مؤخرالذکر ثقافت کو اپنے جسم تک محدود رکھتے ہیں یعنی لباس۔ محفل جمانا۔ تمثیل۔ ناچ گانا وغیرہ۔ لُطف کی بات یہ ہے کہ ثقافت عوام کی اکثریت کا ورثہ اور مرہُونِ منت ہے جنہیں ثقافت کی بحث میں پڑنے کا شاید خیال بھی نہیں ہوتا یا جنہوں نے کبھی ثقافت پر غور کرنے یا اسے اُجاگر کرنے کی دانستہ کوشش نہیں کی

ثقافت ایک ایسی خُو ہے جو اقدار کی مضبوط بنیاد پر تعمیر ہوتی ہے۔ یورپ اور امریکہ میں عورت اور مرد کا جنسی اختلاط عام ہے اور عرصہ دراز سے ہے۔ کسی یورپی یا امریکن سے پوچھا جائے کہ کیا یہ جنسی اختلاط آپ کی ثقافت کا حصہ ہے تو وہ کہے گا کہ "نہیں ایسا نہیں ہے"۔ اس کے برعکس کچھ ایسی عادات ہیں جسے اُنہوں نے غیروں سے اپنایا ہے مثال کے طور پر آجکل جسے ٹراؤزر یا پینٹ کہتے ہیں یہ دراصل منطلون یا منطالون ہے جسے عربوں نے گھوڑسواری بالخصوص جنگ کے دوران کیلئے تیار کیا تھا۔ یہ اب یورپ اور

امریکہ کی ثقافت کا حصہ ہے گو اس کی شکل اب بدل چکی ہے اور اُن لوگوں کی ثقافت کا حصہ بن چکی ہے۔اسی طرح کچھ کھانے ہیں جو یورپی اور امریکی ثقافت کا حصہ سمجھے جاتے ہیں لیکن ایشیا سے نقل کئے گئے۔دلچسپ بات یہ ہے کہ ان میں سے کچھ اب ایشیا کی بجائے یورپ یا امریکہ کا خاصہ تصور ہوتے ہیں۔دورِ حاضر کا برگر جرمنی کا ہیمبُر گر تھا کیونکہ اسے ہیمبُرگ میں کسی شخص نے بنانا شروع کیا تھا۔اس سے قبل اس کا نام وِمپی تھا اور ترکی اور اس کے قریبی ایشیائی علاقہ میں بنایا جاتا تھا۔اُس سے پہلے یہ منگولوں کا سفری کھانا تھا۔
اسی طرح شیش کباب جسے ولائیتی [یورپی] کھانا سمجھ کر کھایا جاتا ہے درصل سیخ کباب ہی ہے جو کہ ترکی کا کھانا تھا

ہندو عورتیں ڈیڑھ گز چوڑی چادر پیچھے سے سامنے کی طرف لا کر داہنے والا کونہ بائیں کندھے اور بائیں والا کونہ داہنے کندھے کے اُوپر لے جا کر گردن کے پیچھے باندھ لیتی تھیں اور یہی ان کا لباس تھا۔لباس میں ساڑھی جسے کئی لوگ ہندوؤں کا پہناوا یا ثقافت کہتے ہیں ہندوؤں نے مسلمانوں سے نقل کیا جس کو مختلف اشکال دی گئیں اور عُریاں بھی بنا دیا گیا۔دراصل یہ عرب بالخصوص افریقی مسلمانوں کا لباس ساری تھا جو کہ مسلمان عورتیں بطور واحد لباس نہیں بلکہ اپنے جسم کے خدوخال چھپانے کی خاطر عام لباس کے اُوپر لپیٹ لیتی تھیں۔یہ ساری اب بھی افریقہ کے چند ملکوں بالخصوص سوڈان میں رائج ہے

ثقافت کے متذکرہ بالا اجزاء میں جو مادی اوصاف ہیں وہ تبدیل ہوتے رہتے ہیں اور ان کے تبدیل ہونے میں کوئی قباحت نہیں ہے اور انسانی بہتری کیلئے ان میں تبدیلی ہوتے رہنا چاہیئے مگر ثقافت پر اثر انداز ہونے والی اقدار میں وہ وصف شامل ہیں جن کی بنیاد خالقِ کائنات نے اپنی مخلوق کی بہتری کیلئے مقرر کر دی ہے۔ان کو تبدیل کرنا انسانی تمدن کے لئے نقصان دہ ہو سکتا ہے اور اللہ کی نافرمانی بھی۔آج کمپیوٹر کا دور ہے۔کمپیوٹر متعدد قسم کے کام سرانجام دیتا ہے مگر یہ سب کام کمپیوٹر کے خالق کے مقرر کردہ ہیں ۔کمپیوٹر ان مقررہ حدود سے باہر نہیں جاتا۔یہی حال انسان کا ہے۔فرق یہ ہے کہ انسان کے خالق نے انسان کو کچھ اختیار دیا ہوا ہے لیکن ساتھ ہی انسان کا نصب العین بھی مقرر کر دیا ہے اور اس پر واضح کر دیا ہوا ہے کہ غلط عمل کا نتیجہ اچھا نہیں ہو گا۔اس لئے انسان کیلئے لازم ہے کہ انسانیت یا خود اپنی بہتری کیلئے اپنی اقدار کو نہ بدلے اور ان پر قائم رہے۔وہ اقدار ہیں عبادت۔ تعلیم۔ سلوک۔ عدل۔ انتظام۔ وغیرہ

تہذیب کیا ہے ؟

تہذیب کے موضوع سے انصاف کرنے کیلئے ضروری تھا کہ ثقافت کے معنی پوری طرح واضح کئے جائیں کیونکہ تہذیب اور ثقافت کا چولی دامن کا ساتھ ہے البتہ تہذیب ثقافت سے جنم نہیں لیتی بلکہ تہذیب ثقافت پر اثرانداز ہوتی ہے اور اس کی راہ متعین کرتی ہے۔ تہذیب کسی گروہ کے عقائد کے تابع ہوتی ہے۔ ایسا اس لئے ہوتا ہے کہ افراد کو گروہ میں قائم رکھنے کیلئے کچھ مشترک باہمی عوامل لازم ہیں اور یہ عوامل ہی دراصل عقائد کا روپ دھارتے ہیں۔ فطری طور پر یہ عوامل ان کے مذہبی اصول ہی ہوتے ہیں۔ جیسا کہ میں اُوپر لکھ چکا ہوں ثقافت بھی مادر پدر آزاد نہیں ہوتی بلکہ اس کی حدود و قیود ہوتی ہیں

رہی تہذیب تو مؤرخین نے کم از کم وسط اُنیسویں صدی عیسوی تک اسے مذہب کے زیرِ اثر ہی گردانا۔ اس کی بنیادی وجہ یہ تھی کہ عیسائی اور یہودی بہترین اوصاف کا منبع زبور تورات اور انجیل کو قرار دیتے تھے اور یہ استدلال درست بھی تھا گو متذکرہ کُتب تحریفات کے سبب الہامی نہ رہی تھیں۔ پھر جب غیر مسلم دنیا اپنے عقائد سے بالکل اُچاٹ ہو گئی تو اُنہوں نے تہذیب کی تعریف میں سے لفظ مذہب کو حذف کر دیا۔ اس کے باوجود اب بھی کچھ ڈکشنریاں ایسی ہیں جن میں تہذیب کا تعلق مذہب سے بتایا گیا ہے یا مذہب کا نام لئے بغیر اس طرف اشارہ کیا ہے

تہذیب رکھنے والے کو مہذب کہا جاتا ہے۔ کوئی بھی مہذب گروہ ہو وہ اپنے بنیادی عقائد سے ضرور متاءثر ہوتا ہے چنانچہ مسلمان کا مہذب ہونے کیلئے اپنے دین اسلام سے متاءثر ہونا اچنبہ کی بات نہیں ہے بلکہ ایسا ہونا ایک لازمی امر ہے۔ باعمل مسلمانوں کا مقابلہ دورِ حاضر کے عیسائیوں اور یہودیوں سے اسلئے نہیں کیا جا سکتا کہ وہ لوگ پہلے اپنے دین سے منحرف ہوئے اور جب کلیسا ہی برائیوں کا گھر بن گیا تو انہوں نے مذہب سے کھُلم کھُلا بغاوت کر کے مذہب کو اپنی زندگی کے تمام عملی پہلوؤں سے نکال کر کلیسا میں محبوس کر دیا۔ اس نئے خود تراشیدہ نظام کو سہارا دینے کیلئے سیکولرزم کا نظریہ ایجاد کیا گیا

عصرِ حاضر میں مسلمانوں کے تنزل کا سبب اُن کا دین نہیں بلکہ سبب یہ ہے کہ ان کی بھاری تعداد نے دین اسلام کو بھی وہی صورت دے رکھی ہے جو کئی صدیاں قبل کلیسا کے پاسبانوں نے دی تھی۔ یعنی نماز پڑھتے نہیں اور پیروں کے آستانوں اور

مزاروں پر حاضری اور تعویز گنڈے کو معمول بنا رکھا ہے۔ زکوات اور صدقہ سے عاری ہیں مگر گیارہویں کا ختم نافذ کر رکھا ہے۔ وغیرہ

دورِ حاضر کا مناسب دینی تعلیم سے محروم مسلمان جب ترقی اور جدیدیت کی علمبردار قوموں سے اپنی قوم کا موازنہ کرتا ہے تو بھٹک جاتا ہے۔ ہمارے لوگ تاریخ پر تحقیق کرنا تو کُجا تاریخ پر نظر ڈالنا بھی گوارا نہیں کرتے ورنہ سب کچھ کھل کر سامنے آ جائے ۔ یہاں تک کہ جس کتاب [قرآن شریف] کی بے حرمتی پر وہ مرنے مارنے پر تُل جاتا ہے اسے سمجھ کر پڑھنے کی تکلیف گوارا نہیں کرتا ۔ قرآن شریف میں اللہ تعالٰی نے واضح الفاظ میں انسان کے ہر فعل کو دین کا تابع کرنے کا حکم دیا ہے۔ اسلئے مسجد ہو یا گھر۔ دفتر ہو یا بازار ۔ تجارت ہو یا سیاست سب کو اللہ کے احکام کے تابع رکھنے سے ہی مسلمان بنتا ہے۔ چنانچہ یورپ اور امریکہ میں رہنے والوں کے طور طریقے مسلمان نہیں اپنا سکتا سوائے ان اچھی عادات کے جو دین اسلام سے متصادم نہ ہوں بلکہ اچھی چیزیں اپنانا ہی چاہئیں۔ ہمارے دین کی صلاح یہی ہے

میرے تہذیب اور مذہب کے درمیان رشتہ بیان کرنے پر خرم صاحب نے فرمایا کہ اُردو والی تہذیب کا تعلق مذہب سے ہو سکتا ہے لیکن انہوں نے انگریزی والی civilization کی بات کی تھی جس کا تعلق مذہب کے ساتھ نہیں بنتا ۔ بہت خُوب۔ دیکھ لیتے ہیں کہ انگریزی والی civilization کیا ہوتی ہے

سب سے بڑی انگریزی سے اُردو آن لائین ڈِکشنری

تمدن۔ تہذیب۔ شائستگی

انگریزی اُردو لغت آن لائین

تہذیب۔ تمدن۔ تربیت۔ انسانیت

ایک اور انگریزی اُردو لغت آن لائین

تہذیب و تمدن

مریم ویبسٹر ڈکشنری

مقابلتاً اعلیٰ سطحی ثقافت اور فنی ترقی بالخصوص وہ ثقافتی ترقی جس میں تحریر اور تحاریر کو محفوظ رکھنے کا حصول مقصود ہو۔
خیالات عادات اور ذائقہ کی شُستگی یا آراستگی

کیمبرج ڈکشنری

اچھی طرح ترقی یافتہ ادارے رکھنے والا انسانی گروہ یا کسی گروہ کے رہن سہن کا طریقہ

رھائیمیزون

[اعلیٰ سماجی ترقی کا حامل گروہ [مثال کے طور پر پیچیدہ باہمی قانونی اور سیاسی اور مذہبی تنظیم

اینکارٹا آن لائین انسائیکلوپیڈیا

تاریخی اور ثقافتی یگانگی رکھنے والا ترقی یافتہ گروہ۔ قرونِ وسطہ سے اُنیسویں صدی تک اکثر یورپی مؤرخین نے مذہبی پسِ منظر لیا ہے

الٹرالنگوا

ایک گروہ مخصوص ترقی کی حالت میں۔ کوئی گروہ جو قانون کا پابند ہو اور وحشت کا مخالف۔ ثقافت کا اعلیٰ درجہ

امید ہے بات واضح ہو گئی ہو گی۔ مندرجہ بالا سب جدید ڈکشنریاں ہیں پھر بھی اگر غور سے دیکھا جائے تو صاف محسوس ہوتا ہے کہ کچھ میں مذہب کا لفظ غائب کر دیا گیا ہے لیکن اشارہ مذہب ہی کی طرف ہے۔ پانچ سات دہائیاں پرانی ڈکشنریوں میں civilization کو مذہب کے زیرِ اثر ہی لکھا جاتا رہا ہے کیونکہ یہودیوں اور عیسائیوں کے مطابق بھی ہر بھلائی کا سرچشمہ زبور تورات اور انجیل تھیں گو کہ ان کُتب میں بہت تحریف کی جا چکی تھی

What is our Culture? ؟ ۔ ہماری ثقافت کیا ہے

کئی سالوں سے ثقافت یا کلچر کا بہت شور و غوغا ہے۔ آخر ہماری ثقافت ہے کیا اور کہیں ہے بھی کہ نہیں؟ یہ ثقافت یا کلچر ہوتی کیا بلا ہے؟ آج سے پچاس سال پہلے جب میں انٹر میڈیٹ میں پڑھتا تھا تو میرا ثقافت کے ساتھ پہلا تعارف کچھ اِس طرح ہوا۔ اپنے ایک ہم جماعت کے گھر گیا وہ نہ ملا۔ دوسرے دن اس نے آ کر معذرت کی اور بتایا کہ رشیّن کلچرل ٹروپے [Russian Cultural Troupe] نے پرفارمینس [Performance] دینا تھی۔ میں دیکھنے چلا گیا۔ میں نے پوچھا کہ پھر کیا دیکھا؟ کہنے لگا'' اہُوں کلچر کیا تھا نیم عریاں طوائفوں کا ناچ تھا ''۔

اب اپنے ملک کے چند تجربات جو روز مرّا کا معمول بن چکے ہیں

میرے دفتر کے تین پڑھے لکھے ساتھی آفیسروں نے چھٹی کے دن سیر کا پروگرام بنایا اور مجھے بھی مدعُو کیا۔ صبح 8 بجے ایک صاحب کے گھر پہنچ کر وہاں سے روانگی مقرر ہوئی۔ وہ تینوں قریب قریب رہتے تھے۔ میرا گھر اُن سے 40 کلومیٹر دور تھا۔ میں مقررہ مقام پر 5 منٹ کم 8 بجے پہنچ گیا تو موصوف سوئے ہوئے تھے۔ دوسرے دونوں کے گھر گیا تو اُنہیں بھی سویا پایا۔ مجھے ایک گھینٹہ انتظار کرانے کے بعد اُنہوں نے 9 بجے سیر کا پروگرام منسوخ کر دیا اور میں اپنا سا مُنہ لے کر 3 گھنٹے ضائع اور 80 کلومیٹر کا سفر کر کے واپس گھر آ گیا ۔

چند سال قبل میں لاہور گیا ہوا تھا اور قیام گلبرگ میں تھا۔ رات کو بستر پر دراز ہوا تو اُونچی آواز میں ڈھماڈھا موسیقی ساتھ بے تحاشہ شور۔ سونا تو کُجا دماغ پھٹنے لگا۔ انتہائی کَرب میں رات گذری۔ صبح اپنے میزبان سے ذِکر کیا تو بیزاری سے بولے

''ہماری قوم پاگل ہو گئی ہے۔ یہ بسنت منانے کا نیا انداز ہے''۔ محلہ میں کوئی شیر خوار بچہ۔ بوڑھا یا مریض پریشان ہوتا ہے تو اُن کی بلا
سے ۔

ماری جاتی ہیں۔ اُن کی بلا سے کہ سڑک کے ارد گرد [Screeches] آدھی رات کو سڑک پر کار سے سکرِیچیں
گھروں میں رہنے والے بِلبلا کر نیند سے اُٹھ جائیں۔ ہمارے گھر کے پیچھے والی سڑک پر رات گیارہ بارہ بجے کسی مالدار کی ترقی یافتہ اولاد
۔ روزانہ اپنی اِسی مہارت کا مظاہرہ کرتی تھی۔ اللہ نے ہم پر بڑا کرم کیا کہ وہ خاندان یہاں سے کُوچ کر گیا

پتہ چلا کہ کوئی گاڑی ایک دس بارہ سالہ بچّے کو ٹکر مار کر چلی گئی ہے۔ بچہ ایک جگہ بھیڑ اور شور و غُوغا سے متوجہ ہوئے
زخمی ہے۔ کوئی حکومت کو کوس رہا ہے کوئی گاڑی والے کو اور کوئی نظام کو مگر بچّے کو اُٹھا کر ہسپتال لیجانے کے لئے کوئی تیار نہیں۔ یہ کام
۔ شائد اللہ تعالٰی نے مجھ سے اور میرے جیسے ایک اور غیر ترقی یافتہ [؟] سے لینا تھا

ایک مارکیٹ کی پارکنگ میں گاڑیاں عمودی پارک کی جاتی ہیں۔ کار پارک کر کے چلا ہی تھا کہ ایک صاحب نے میری کار
کر دی ہے [block] کے پیچھے اپنی کار پارک کی اور چل دیئے۔ ان سے مؤدبانہ عرض کیا کہ جناب آپ نے میری گاڑی بلاک
پارکنگ میں بہت جگہ ہے وہاں پارک کر دیجئے۔ وہ صاحب بغیر توجہ دیئے چل دیئے۔ ساتھ چلتے ہوئے مزید دو بار اپنی درخواست
دہرائی مگر اُن پر کوئی اثر نہ ہوا۔ آخر اُن کا بازو پکڑ کر کھینچا اور غُصہ دار آواز میں کہا ''گاڑی ہٹایئے اپنی وہاں سے'' ۔ تو وہ صاحب اپنی
ساتھی کو وہیں ٹھیرنے کا کہہ کر مڑے اور اپنی کار ہٹائی

پھل لینے گئے۔ دکاندار سے کہا ''بھائی داغدار نہ دینا بڑی مہربانی ہو گی'' ۔ دکاندار بولا ''جناب ہماری ایسی عادت نہیں''
۔ اس نے بڑی احتیاط سے چُن چُن کے شاپنگ بیگ میں ڈال کر پھل تول دیئے۔ گھر آ کر دیکھا تو 20 فیصد داغدار تھے۔۔۔ دراصل
۔ اُس نے صحیح کہا تھا ''ہماری ایسی عادت نہیں'' یعنی اچھا دینے کی

پندرہ سولہ سال پہلے کا واقع ہے جب میں جنرل منیجر [گریڈ20] تھا ہسپتال میں دوائی لینے کے لئے ڈسپنسری کے سامنے
اور سیدھے کھڑکی پر جا کر قطار میں کھڑا تھا چپڑاسی سے آفسر تک سب ایک ہی قطار میں کھڑے تھے۔ایک صاحب [گریڈ19] آئے
۔ یہ دوائیاں دو'' ڈسپنسر نے سب سے پہلے اسے دوائیاں دے دیں ۔ چِلائے'' اوئے

میں نے پوچھا کیسا ملک ہے؟ بولے '' کچھ نہ پوچھیئے۔وہاں تو روٹی لینے ۔ ایک آفیسر کسی غیر ملک کا دورہ کر کے آئے
میں۔ حقیقت یہ ہے کہ وہاں تو بس پر چڑھنے کے لئے کے لئے لوگوں کی قطار لگی ہوتی ہے'' ۔ کہہ تو وہ صحیح رہے تھے مگر غلط پیرائے
۔ بھی قطار لگتی ہے۔ ہسپتال میں دوائی لینے کے لئے بھی۔ کیونکہ وہ لوگ ایک دوسرے کے حق کا احترام کرتے ہیں

والدین اور اساتذہ نے ہمیں تربیت دی کہ جب کسی سے ملاقات ہو جان پہچان نہ بھی ہو تو سلام کرو۔ کبھی کسی کو سلام کیا
۔ اور اس نے بہت اچھا برتاؤ کیا اور کبھی صاحب بہادر ہمیں حقیر جان کر اکڑ گئے

میں تھا جو داہنی طرف مڑنے یا سیدھا جانے [lane] کوئی ہفتہ پہلے میں کار پر جا رہا تھا۔ایک چوک پر میں داہنی لین
کیلئے تھی۔ایک لین میرے بائیں طرف تھی جو بائیں جانب مڑنے یا سیدھا جانے کیلئے تھی۔بتی سبز ہونے پر چل پڑے۔ میں چوک یا
چوراہا یا چورنگی میں داخل ہوا ہی چاہتا تھا کہ ایک کار میری بائیں جانب سے بڑی تیزی سے میرے سامنے سے گُذر کر داہنی طرف کو
۔ ہوتا ہے [discipline] گئی۔ دیکھا تو وردی میں ملبوس ایک کرنل اُس کار کو چلا رہے تھے۔ سُنا تھا کہ فوج میں بڑا ڈسپلن

۔ بازار میں آپ روزانہ دیکھتے ہیں کہ بلاتوقف نقلی چیز اصل کے بھاؤ بیچی جا رہی

ہم ہیں تو مسلمان مگر ہم نے ناچ گانا۔ ڈھول ڈھمکا اور نیو ایئر نائٹ اپنا لی ہے۔ بسنت پر پتنگ بازی کے نام پر راتوں کو
ہُلڑ بازی۔ اُونچی آواز میں موسیقی۔ شراب نوشی۔ طوائفوں کا ناچ غرضیکہ ہر قسم کی بدتمیزی جس میں لڑکیاں یا عورتیں بھی لڑکوں
[کے شانہ بشانہ ہوتی ہیں۔[ابھی ہولی اور کرسمس باقی رہ گئی ہیں

؟ کیا یہی ہے ہماری ثقافت یا کلچر ؟ کیا پاکستان اِنہی کاموں کے لئے حاصل کیا گیا تھا؟ کیا یہی ترقی کی نشانیاں ہیں

۔ یا اللہ ہمیں صحیح راہ پر چلنے کی توفیق عطا فرما۔ آمین

ثقافت اور کامیابی

کا غوغا تو بہت لوگ کرتے ہیں لیکن اکثریت نہیں جانتی کہ ثقافت ہوتی یا ہوتا کیا ہے اور نہ کسی [culture] ثقافت
۔ کو معلوم ہے کہ قدیم ثقافت تو بہت دُور کی بات ہے ایک صدی قبل ہماری ثقافت کیا تھی

۔ ۔ ۔ ثقافت کہتے ہیں

خوائص یا خصوصیات جو کسی شخص میں اس فکر یا تاسف سے پیدا ہوتی ہے کہ بہترین سلوک۔ علم و ادب۔ ہنر۔ فَن ۔ 1
۔ محققانہ سعی کیا ہیں

وہ جو علم و ادب اور سلوک میں بہترین ہے ۔ 2

ایک قوم یا دور کے تمدن۔ تہذیب یا شائستگی کی شکل ۔ 3

دماغ کی تعلیم و تربیت کے ذریعہ ترقی۔ نشو و نما۔ تکمیل یا اصلاح ۔ 4

کسی گروہ کا ساختہ رہن سہن کا طریقہ جو نسل در نسل چلا ہو ۔ 5

طور طریقہ اور عقائد جو کسی نظریاتی گروہ یا صحبت کی نمایاں صفت ہو ۔ 6

1. The quality in a person or society that arises from a concern for what is regarded as excellent in arts, letters, manners, scholarly pursuits, etc

2. That which is excellent in the arts, manners, etc.

3. A particular form or stage of civilization, as that of a certain nation or period:

4. Development or improvement of the mind by education or training

5. The behaviors and beliefs characteristic of a particular social, ethnic, or age group

6. The sum total of ways of living built up by a group of human beings and transmitted from one generation to another.

ثقافتی لحاظ سے ساری دنیا کا حال ابتر ہے۔ جھوٹ۔ فریب۔ مکاری۔ خود غرضی ثقافت بن چکی ہے۔ خود غرضی میں کوئی جتنا زیادہ دوسرے کو۔ یا جتنے زیادہ لوگوں کو بیو قوف بنالے وہ اتنا ہی زیادہ ذہین اور ہوشیار سمجھا جاتا ہے۔ جدید ثقافت یہ ہے کہ جھوٹ بولتے جاؤ بولتے جاؤ۔ اگر کوئی 10 فیصد کو بھی مان لے تو بھی پَو بارہ یعنی 100 فیصد فائدہ ہی فائدہ ۔

ہماری موجودہ ثقافت کیا ہے ؟ یہ ایک مشکل سوال ہے۔ متذکرہ بالا ثقافت کی 6 صفات میں سے پہلی 5 صفات تو ہمارے ہموطنوں کی اکثریت کے قریب سے بھی نہیں گذری۔ البتہ چھٹی تعریف پر ہماری قوم کو پَرکھا جاسکتا ہے یعنی ہمارے ہموطنوں کی اکثریت کے نمایاں طور طریقے اور عقائد کیا ہیں ؟

وہ وعدہ کرلینا جسے ایفاء کرنے کا ارادہ نہ ہو۔ جھوٹ۔ غیبت۔ بہتان تراشی۔ رشوت دینا یا لینا۔ خود غرضی کو اپنا حق قرار دینا۔ اللہ کی بجائے اللہ کی مخلوق یا بے جان [افسر۔ وڈیرہ۔ پیر۔ قبر۔ تعویز دھاگہ] سے رجوع کرنا۔ وغیرہ۔ ہموطنوں کی اکثریت کے یہ اطوار ہیں جن کو ثقافت کی چھٹی تعریف کے زمرے میں لکھا جا سکتا ہے۔ اِن خوائص کے مالک لوگوں کی ظاہرہ طور پر ملازمت میں ترقی یا تجارت میں زیادہ مال کمانے کو دیکھ کر لوگ اِن خوائص کو اپناتے چلے گئے اور غیر ارادی طور پر ناقابلِ اعتبار قوم بن گئے ہیں ۔

پچھلی چند دہائیوں پر نظر دوڑائی جائے تو پتہ چلتا ہے کہ ثقافت شاید ناچ گانے اور بے حیائی کا نام ہے۔ اس میں پتنگ بازی اور ہندوآنہ رسوم کو بھی ہموطنوں نے شامل کر لیا ہے۔ شادیاں ہوٹلوں اور شادی ہالوں میں ہوتی ہیں۔ شریف گھرانوں کی لڑکیوں اور لڑکوں کا قابلِ اعتراض بلکہ فحش گانوں کی دھنوں پر ناچنا شادیوں کا جزوِلا ینفک بن چکا ہے جو کہ کھُلے عام ہوتا ہے ۔

جنرل پرویز مشرف نے حکومت پر قبضہ کرنے کے بعد جس کام پر سب سے زیادہ توجہ اور زور دیا اور اس میں خاطر خواہ کامیابی بھی حاصل کی وہ ہے یہی جدید ثقافت ہے اور حکومت بدلنے کے باوجود اس پر کام جاری ہے ۔

کچھ ایسے بھی ہموطن ہیں جو سمجھتے ہیں کہ اُن کی ثقافت ناچ گانے کے بغیر مکمل نہیں ہوتی۔ انتہاء یہ ہے کہ وہ لوگ جو اپنی ساری عمر سیدھی راہ کی تبلیغ میں گذار گئے کبھی ناچ گانے کے قریب نہ گئے اُن کی قبروں پر باقاعدہ ناچ گانے کا اہتمام کیا جانا بھی ثقافت کا حصہ بن چکا ہے۔ اگر اُن نیک لوگوں کی روحیں یہ منظر دیکھ پائیں تو تڑپ تڑپ کر رہ جائیں ۔

اور بہت سے عوامل ہیں جو لکھتے ہوئے بھی مجھے شرم محسوس ہوتی ہے۔ ان حالات میں یہی کہا جا سکتا ہے کہ بے حیائی ہماری ثقافت بن چکی ہے۔ کل کا مؤرخ لکھے گا کہ مسلمان ہونے کے ناطے اپنا ملک حاصل کرنے والے چند ہی دہائیوں کے بعد ہوٹلوں ۔ گھروں اور بازاروں میں اپنے ہی دین کی دھجیاں اُڑاتے رہے اور اتنے کمزور ہو گئے کہ جو چاہتا اُن پر چڑھ دوڑتا ۔

بلا شُبہ۔ ہموطنوں میں شریف لوگ بھی موجود ہیں جن کی اکثریت ایک جرمن پادری کے قول پر پورا اُترتی ہے جسے ہٹلر کے نازی فوجیوں نے جنگِ عظیم دوم کے دوران قید کر لیا تھا۔ یہ پادری لکھتا ہے ۔ ۔ ۔

" نازی پہلے کمیونسٹوں کو پکڑنے آئے تو میں کچھ نہ بولا کیونکہ میں کمیونسٹ نہ تھا۔ پھر وہ یہودیوں کو پکڑنے آئے تو میں کچھ نہ بولا کیونکہ میں یہودی نہ تھا۔ پھر وہ عیسائی کیتھولکس کو گرفتار کرنے آئے تو بھی میں کچھ نہ بولا کیونکہ میں پروٹسٹنٹ تھا۔ پھر وہ مجھے پکڑنے آئے۔ مگر اس وقت تک کوئی بولنے والا ہی باقی نہ بچا تھا "۔

ثقافت ۔ ایک پنپتا خطرناک پہلو

میں عمل جو ہماری ثقافت کا حصہ بنتا جارہا ہے۔ وہ ہے ای میل اور ایس ایم ایس جو بغیر سوچے سمجھے سب کو بھیجے جارہے ہیں۔ یہ ایک خطرناک رجحان ہے۔ بھیجنے والوں نے شاید کبھی سوچا بھی نہ ہو کہ اس طرح کی ای میل اور ایس ایم ایس کی اکثریت کا مقصد ہدف قوم میں بے چینی اور بے یقینی پیدا کرنا ہوتا ہے خاص کر فی زمانہ جب اسلام پر نصاریٰ۔ یہود اور ہنود چہار جہتی یلغار کر رہے ہیں

کل میں نے ٹی وی پر سوات میں امن کی کوشش سے متعلق ایک مذاکرہ دیکھا جس میں انسانی حقوق کی علمبردار ایک خاتون نے کہا'' یہ معاہدہ یا بات چیت قاتلوں سے کیوں کی جارہی ہے۔ اس مسئلہ کا حل صرف ایک ہے کہ اُن سب کو کُچل دیا جائے۔ ایک 17 سالہ لڑکی پر ظُلم کیا گیا۔ یہ کونسا اسلام ہے ؟'' 17 سالہ لڑکی والا فقرہ وہ بار بار دُہرا رہی تھیں۔ اُس خاتون نے مزید کہا'' لاَ اِكْرَاهَ فِي الدِّين۔ دین میں کوئی زبردستی نہیں ''۔ اس کے بعد جو کچھ اُس خاتون نے کہا اس سے ثابت ہو گیا تھا کہ ایک آیت کے اس چھوٹے سے حصے کے علاوہ وہ نہیں جانتی کہ قرآن شریف میں کیا لکھا ہے۔ قرآنی حوالہ دینے والی اس خاتون کا حُلیہ قرآن کی تعلیم کی صریح نفی کر رہا تھا

میں آج متذکرہ محترمہ کے استدلال سے پیدا ہونے والے خدشہ کے متعلق لکھنے کا سوچ رہا تھا کہ جمعہ کی نماز پڑھ کر واپس آیا اور گھر میں داخل ہوا ہی تھا کہ میرے موبائل فون نے ٹُوں ٹُوں کیا۔ دیکھا تو ایک نوجوان کا پیغام تھا جس کا خُلاصہ ہے'' دیکھو طالبان کس طرح 17 سالہ لڑکی کو مار رہے ہیں۔ کیا اسلام نے ہمیں یہ سکھایا ہے ؟ طالبان سمجھتے ہیں کہ یہ اسلام ہے ؟ ان کو جواب دینا

ہو گا کہ نامحرم لڑکی کو ہاتھ کیوں لگایا اور سزا کیوں دی؟ قرآن میں لکھا ہے کہ کسی کو اس کے عمل کی سزا اللہ دینے والا ہے۔ کسی پر
"زبردستی سے اسلام نہیں پھیلایا جاسکتا۔ یہ ایس ایم ایس سب کو بھیجیں

لَاۤ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ۔ یہ الفاظ ہوا میں نہیں کہے گئے بلکہ یہ سورت۔2۔البقرہ کی آیت 256 کے شروع کے تین الفاظ ہیں
۔ان الفاظ کا اس پوری آیت اور اس سے پہلے اور اس سے بعد والی آیات کے ساتھ تعلق ہے۔ جن کا ترجمہ کچھ یوں ہے

آیت 255۔ اللہ (وہ معبود برحق ہے کہ) اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ زندہ ہمیشہ رہنے والا۔ اسے نہ اونگھ
آتی ہے نہ نیند۔ جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے سب اسی کا ہے۔ کون ہے جو اس کی اجازت کے بغیر اس سے (کسی کی)
سفارش کر سکے۔ جو کچھ لوگوں کے روبرو ہو رہا ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے ہو چکا ہے اسے سب معلوم ہے اور وہ اس کی معلومات میں
سے کسی چیز پر دسترس حاصل نہیں کر سکتے۔ ہاں جس قدر وہ چاہتا ہے (اسی قدر معلوم کرا دیتا ہے) اس کی بادشاہی (اور علم) آسمان
اور زمین سب پر حاوی ہے اور اسے ان کی حفاظت کچھ بھی دشوار نہیں وہ بڑا عالی رتبہ اور جلیل القدر ہے

آیت 256۔ دین (اسلام) میں زبردستی نہیں ہے ہدایت (صاف طور پر ظاہر اور) گمراہی سے الگ ہو چکی ہے تو جو
شخص بتوں سے اعتقاد نہ رکھے اور اللہ پر ایمان لائے اس نے ایسی مضبوط رسی ہاتھ میں پکڑ لی ہے جو کبھی ٹوٹنے والی نہیں اور اللہ (سب
کچھ) سنتا اور (سب کچھ) جانتا ہے

آیت 257۔ جو لوگ ایمان لائے ہیں ان کا دوست اللہ ہے کہ اُن کو اندھیرے سے نکال کر روشنی میں لے جاتا ہے اور
جو کافر ہیں ان کے دوست شیطان ہیں کہ ان کو روشنی سے نکال کر اندھیرے میں لے جاتے ہیں یہی لوگ اہل دوزخ ہیں کہ اس میں
ہمیشہ رہیں گے

معاملہ 17 سالہ لڑکی کا۔ مجھے اِدھر اُدھر سے جو معلوم ہوا ہے یہ لڑکی کسی نامحرم کے ساتھ بھاگ گئی تھی جس کی سزا اس
کے قبیلے والوں نے کوڑوں کی صورت میں اُسے دی۔ صوفی محمد کے ترجمان نے کہا ہے کہ اس واقعہ کا ان کے ساتھ کوئی تعلق نہیں اور
انہیں بلاوجہ بدنام کیا جا رہا ہے۔ اصل صورتِ حال تو اللہ ہی جانتا ہے۔ فوری طور پر قرآن وسُنت سے مندرجہ ذیل حوالے پیش کر سکا
ہوں

سورت۔4۔النّسآء آیت 15 اور 16۔ " تُمھاری عورتوں میں سے جو بدکاری کی مرتکب ہوں اُن پر اپنے میں سے چار آدمیوں کی گواہی لو اور اگر چار آدمی گواہی دے دیں تو اُنہیں گھروں میں بند رکھو یہاں تک کہ اُنہیں موت آجائے یا اللہ اُن کیلئے کوئی راستہ نکال دے۔ اور تم میں سے جو اِس فعل کا ارتکاب کریں اُن دونوں کو تکلیف دو۔ پھر اگر وہ توبہ کریں اور اپنی اصلاح کر لیں تو انہیں چھوڑ دو کہ اللہ بہت توبہ قبول کرنے والا اور رحم فرمانے والا ہے "۔

سورت۔24۔النُّور۔ آیت 2۔ " زانیہ عورت اور زانی مرد دونوں میں سے ہر ایک کو سو کوڑے مارو اور ان پر ترس کھانے کا جذبہ اللہ کے دین کے معاملہ میں تمہیں دامنگیر نہ ہو اگر تم اللہ اور روزِ آخر پر ایمان رکھتے ہو۔ اور ان کو سزا دیتے وقت اہلِ ایمان کا ایک گروہ موجود رہے " ۔

سورت۔24۔النُّور۔ آیات 5 تا 9۔ "اور جو لوگ پاکدامن عورتوں پر تہمت لگائیں پھر چار گواہ لے کر نہ آئیں اُن کو اَسی کوڑے مارو اور اُن کی شہادت کبھی قبول نہ کرو اور وہ خود ہی فاسق ہیں سوائے اُن لوگوں کے جو اس حرکت کے بعد تائب ہو جائیں اور اِصلاح کر لیں کہ اللہ ضرور غفور و رحیم ہے۔ اور جو لوگ اپنی بیویوں پر الزام لگائیں اور ان کے پاس خود ان کے سوا دوسرے کوئی گواہ نہ ہوں تو اُن میں سے ایک شخص کی شہادت [یہ ہے کہ وہ] چار مرتبہ اللہ کی قسم کھا کر گواہی دے کہ وہ [اپنے اِلزام میں] سچّا ہے اور پانچویں بار کہے کہ اُس پر اللہ کی لعنت ہو اگر وہ جھوٹا ہو۔ اور عورت سے سزا اسطرح ٹل سکتی ہے کہ وہ چار مرتبہ اللہ کی قسم کھا کر شہادت دے کہ یہ شخص [اپنے اِلزام میں] جھوٹا ہے اور پانچویں مرتبہ کہے کہ اس بندی پر اللہ کا غضب ٹوٹے اگر وہ [اپنے اِلزام میں] سچّا ہو "۔

سورت۔24۔النُّور آیت 33۔ "اور اپنی لونڈیوں کو اپنے دُنیوی فائدوں کی خاطر قحبہ گری [زناکاری کا پیشہ] پر مجبور نہ کرو جبکہ وہ خود پاکدامن رہنا چاہتی ہوں اور جو کوئی اُن کو مجبور کرے تو اِس جبَر کے بعد اللہ اُن کے لئے غفور و رحیم ہے " ۔

تمام کُتب حدیث میں موجود ہے کہ ایک لڑکا ایک شخص کے ہاں اُجرت پر کام کرتا تھا اور اُس کی بیوی کے ساتھ بدکاری کا مرتکب ہو گیا۔ لڑکے کے باپ نے سو بکریاں اور ایک لونڈی دیکر اُس شخص کو راضی کر لیا۔ مگر جب یہ مقدمہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو آپ نے فرمایا" تیری بکریاں اور تیری لونڈی تجھی کو واپس" اور پھر آپ نے زانی اور زانیہ دونوں پر حد جاری فرما دی

ترمذی اور ابوداؤد کی روائت ہے کہ ایک عورت اندھیرے میں نماز کیلیئے نکلی۔ راستہ میں ایک شخص نے اسکو گرالیا اور زبردستی اس کی عصمت دری کی۔ اس کے شور مچانے پر لوگ آ گئے اور زانی پکڑا گیا۔ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم نے مرد کو رجم کرایا اور عورت کو چھوڑ دیا

صحیح بُخاری میں ہے" خلیفہ [حضرت عمر رَضی اللہ عَنہُ] کے ایک غلام نے ایک لونڈی سے زبردستی بدکاری کی تو خلیفہ نے غلام کو کوڑے مارے لیکن لونڈی پر حد نہ لگائی